Moin Ahmad Sahib Alvi
Asst Master Govt Inter college Bahraich

فون نمبر ۲۶۱۳۵ — ۵۸۶ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۵۵۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

ایڈیٹر ڈاکٹر سعید احمد علوی نسیم

سالانہ در دستی صرف چار روپے
فی پرچہ ۱۰ پیسے
ترسیل زر کا پتہ
منیجر کاکوری اخبار ۳۱ امین آباد لکھنؤ
(۲) ... کراچی نمبر ۵
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں ساری خط و کتابت ایڈیٹر سے اور
مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر (۳) | یکم مارچ سنہ ۱۹۶۵ء ۲۶ شوال سنہ ۱۳۸۴ھ | شمارہ نمبر (۱۲)

غزلیات

حکیم افتخار احمد علوی کاکوروی (دہلی)

محبت میں میسّر گو سکونِ دل نہیں ہوتا
مگر بایں ہمہ حسنِ یقیں باطل نہیں ہوتا

تلاطم زارِ جلوہ میں پناہیں ڈھونڈنے والے
جہاں طوفان اٹھتے ہیں وہاں ساحل نہیں ہوتا

ذرا اپنی خودی سے بے خبر ہونا ہی مشکل ہے
پھر اسکے بعد انھیں پانا کوئی مشکل نہیں ہوتا

نظامِ ... ہستی کی تبدیلی یقینی ہے
کبھی اک حال میں ماضی و مستقبل نہیں ہوتا

... لئے یہ اک امانت ہے
ہر اک سے تو حسابِ دوستاں دردِ دل نہیں ہوتا

تسلی ہائے دارو زندگی کو کیا کہا جائے
کہیں سے منقطع یہ جادۂ منزل نہیں ہوتا

برابر سینہ چاک اس کی تمنا میں ہوں اے علوی
ہر اک کو یہ مذاقِ آرزو حاصل نہیں ہوتا

جہاں بھی نقشِ قدم ان کے پائے ہیں میں نے
دیئے سجود محبت لٹائے ہیں میں نے

نظر میں کھینچ کے ان کے جمال کی تصویر
بہارِ خلد کے منظر دکھائے ہیں میں نے

نہ ہوگا مجھ سا بھی "آوارہ" دیارِ حبیب
جنابِ خضرؑ کو رستے بتائے ہیں میں نے

تجھے نگاہ میں کیا لاؤں اے غمِ دوراں
کہ مدتوں غمِ جاناں اٹھائے ہیں میں نے

صلائے عام ہے پھر بڑھ کے اے برق و شرار
پھر آشیانے کے تنکے بچھائے ہیں میں نے

مری سرشت کی آفاقیت کا کیا کہنا
قدم عروج کی جانب بڑھائے ہیں میں نے

سمجھ تو اے علوی میرے دل کے داغوں کو
چراغِ شہرِ تمنا جلائے ہیں میں نے

"قصہ ہائے جانفزا ابازگو"

(۴)

میرے تنکوں سے ہے برہم باغباں
یہ خفا ہونے کی کوئی بات تھی
نالہ و آہ و فغاں سے بڑھ گئی
ورنہ یہ تو اک ذرا سی بات تھی

ہم نے اپنی گذشتہ اشاعت میں اس سلسلے کو عدم گنجائش کی بنا پر اس جملہ پر ختم کر دیا تھا کہ آئیے ایک اور قصہ سناتے چلیں۔ دوسرے ہی دن قصبہ میں ایک نوٹس بہ امران کمیٹی کے پاس گشت کرتا ہوا دکھائی دیا کہ ۱۹ فروری کو ایک اہم جلسہ موجودہ فضا اور ماحول پر غور و فکر کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ بابو جی خود بھی شرکت فرما رہے ہیں۔ قدرے اطمینان ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایجنڈا نہیں دیکھنے کا حق تھا اور نہ ہم ذمہ داران اسکول سے اس کو دریافت کرنا چاہتے تھے ہم اب تک جو کچھ بھی لکھتے رہے ہیں۔ ہاں اتنا ارادہ ضرور تھا کہ ایک دفعہ کی صورت میں اختتام جلسہ کے بعد اصل حالات و واقعات کو بابو جی کے گوش گذار کر دینگے اپنی ہی بد قسمتی کہئے کہ اس کی نوبت نہ آئی۔ بابو جی آپ کو علم نہیں۔ ہمارے ان صفحات میں نے وہ انجام ہو نکلا ہے کہ لوگوں کی راتوں کی نیند حرام ہو چکی ہے ایک طرف اگر قصبہ کے ایک بوڑھے سے ہاتھ پکڑ کر یہ کہا جا رہا ہے کہ کاکوری اخبار بند کروا دیں کو نکلوا دینا چاہتا ہے تو دوسری طرف حاسن تکرب راتی کو بپا ہو کر پیش کرنا چاہتے ہیں۔

کیا ڈر ہے اگر ساری خدائی ہو مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

اور اب ہم ذات بات میں پڑنا نہیں چاہتے۔ ہیں اسکول سے تعلق بحیثیت قومی خادم یا باشندہ کاکوری کے ہے۔ کاکوری اخبار کو وطن کی آواز سمجھیے یا معاشرتی تمدنی اصلاح کا آرگن۔ ناواقفان صحافت اس سے ناواقف ہیں کہ اخبار کو تحریر و تقریر کی آزادی جمہوریت نے دے رکھی ہے۔ علاوہ اظہار خیال پر آزادی ہے یہ تو حق کہنے والا ہمیشہ مورد عتاب رہا ہے آج کوئی نئی بات نہیں ہے جس کے تکرب عیاں نہیں ہوتے ان کو بہرحال یہ گزشتہ بھول بھی نہ جائیں گے کسی نے کیا خوب لکھا ہے

سمجھانے سے کچھ تم بھلا کیا سمجھے گا
اچھا ہی کہو گے تو برا سمجھے گا
نفسانیت اس کے الہام کو مانع ہے
کیونکہ وہ نفس مدعا سمجھے گا

پھر زینے اس کو چار اور ڈے گئی اب تک پچھلے اور رہیگا۔ آپ کاکوری آئے شریک جلسہ ہوئے شاید آپ نے تحقیق پر قدم اٹھایا ہی کہ جلسہ تک ہیں علم ہے آپ کے ایجنڈے پر اسٹرائیک اور اس کے واقعات رکھے جائیں گے۔ آپ کو علم کیسے ہوتا جس واقعہ کا ذکر آپ نے چاہا تھی وہ مجبوراً بالکل سے پہلے ختم کیا جا چکا تھا اور حالانکہ وہ محکمہ جاتی تحقیقات کی حیثیت رکھتا تھا اور عام اصول یہ ہے کہ جب تک حکام بالا مطمئن نہ ہو جائیں۔ کسی معاملہ کو دبایا نہیں جا سکتا۔ متعلقہ تحقیقیں اس سے انکار نہیں کر سکتیں کہ ذہنی کجی سے وقتی ہی نا مدہ کچھ حاصل ہو جائے تو ہو جائے جو اصل سازش کا نہ ہا کی وہ ختم نہیں ہو سکی گذشتہ سال آپکے اسکول کا جو نتیجہ رہا تھا کیا امسال بھی آپ یا آپ کی کمیٹی اس کی امید رکھتی ہے کہ نتیجہ دیسا ہی ہوگا نہیں اور کبھی نہیں۔ ہماری پیشنگوئی ہے کہ ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اسٹرائیک اور اسٹرائیک کے بعد طلباء کے ساتھ جو انتقامی کاروائیاں کی گئی ہیں خبریں مل رہی ہیں۔ وہ اس سازش کی کڑیاں ہیں۔ بعض استادوں نے اسٹرائیک کے دوران ان کے جانے تیور ان کا اصل مقصد یہی تھا کہ جب نتیجہ اچھا نہ ہوگا تو ذمہ داران اسکول نا اہل ثابت ہوں گے اور ان کی بن آئیگی۔ حالانکہ ہمیں جہاں تک علم ہے ہر استاد کا دل برداشتہ ہو رہا ہے۔ مفصود عام ہو چکے۔ ہمارے ان کے جلسہ کی خبریں مل رہی ہیں۔ پرنسپل اپنے کو اتنا عاجز سمجھ رہا ہے کہ زندگی گذارنا دشوار ہو رہا ہے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کس وقت کیا ہو۔ آئندہ خبر ملی ہے کہ ہمارا جی بھی نے کانپور میں گورنمنٹ ملازمت کا چارج لے لیا۔

پبلک کی طرف سے طلباء کے والدین کی طرف سے ہم کو جو شکایات پہونچ رہی ہیں۔ ہم نے صرف چند ذمہ داران کے گوش گذار کر دیا ہماری پبلک ۲۰ سالہ خدمت اس کی شاہد ہے کہ ہم نے غرض وارانہ جذبات و خیالات پروان نہیں چڑھنے دیا۔ اب بھی ہم نے یہی کوشش کی تھی کہ ذمہ داران اس کی نزاکت کو سمجھیں۔ ہم ایسے زہریلی تحریکات کو اخبار کے صفحات پر لا کر گندگی پھیلانا نہیں چاہتے [illegible] اطلاعات ملی ہیں کہ پبلک کا ایک وفد ہماری وساطت سے آپ سے ملنے کا خواہاں ہے کیا آپ کوئی وقت دے سکیں گے۔ ہم نے بابو جی کو [illegible]

ہرگز یہ بہتر نہیں کہ ماہر کیا جائے وہ خادم سے وقتی سکون دیدیا جائے اس کا بہتر علاج یہ ہے کہ قصیں کی جو اصل اسباب کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ واقعات خود ختم ہو جائیں یا کم از کم آپ کو نا گوار خاطر گزرنا ہو تو ہم خاموش ہیں تو تحقیقات بھی نے ہی جیسا ایک سمجھ سکتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

بزم سخن

ادارہ ادبیات عالیہ کاکوری کی مجلس میاں گنج لکھنؤ کے زیر اہتمام ایک بزم سخن بتاریخ [illegible] زیر صدارت جناب مفتی محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محلی منعقد ہوئی۔ مشاعرہ میں لکھنؤ کے مخصوص شعراء نے شرکت فرمائی اور کراچی سے آئے ہوئے شعرا حضرت ساقی اور حضرت احسان کاکوروی نے بھی اپنا کلام سنایا۔ نمائندہ کاکوری اخبار نے اس مشاعرہ کا انتخاب جو درج کیا ہے وہ پیش ناظرین ہے مشاعرہ کی نشست رات گئے تک جاری رہی مشاعرے کی کامیابی ادارہ ادبیات عالیہ کے سکریٹری جناب سید مختار علی علوی کا رہین منت ہے ——— نمائندہ کاکوری اخبار

ضو لکھنوی

سیلاب حسن و عشق کی رنگین تہمتیں !
کچھ ان کے نام سے ہیں تو کچھ میرے نام سے

اے سوز ناتمام بعد ذوق و شوق ہم
کرتے ہیں تیرا ذکر بڑے احترام سے

دل لکھنوی

مائل بہ ستم مجھ سے ستمگر جو ہوا اور
دل کہتا ہے کر اور خطا اور خطا اور
سکنے پہ حسیں میرے بڑا مان گئے وہ
خود آئینہ دیکھا تو نکھر آئی حیا اور
تو حسن پہ مغرور تو میں عشق پہ نازاں
میرا ہے خدا اور نہ تیرا ہے خدا اور

نسیم لکھنوی

یہ عارض و لب رنگیں کی گفتگو مت پوچھ
پکار اور ڈھونڈ نئے عنوان زندگی کے لئے

بہت لطیف تری یاد کا ہے آمد و شد
بہت حسیں ترا غم ہے زندگی کے لئے

ہمدم لکھنوی

لگا ہوں کے تصادم نے محبت کی خلش دیدی
ہزاروں مرحلے باقی ہزاروں امتحان باقی

تجھے ہم ڈھونڈنے نکلے تو ہر ہر گام پر پوچھا
نہ کوئی راہبر باقی نہ کوئی کارواں باقی

صدیق لکھنوی

تضاد عقل و خرد سے پرے تعبیرات نظر سے پہلے
کوئی تو عالم ضرور ہوگا نمود شام و سحر سے پہلے

اگر سلامت ہے سر عشق پہ ہم نہیں ہے صدیق پھر کوئی غم
بنا دوں گا نقش پا کو منزل گزر تو ہیں رہ گزر سے پہلے

نیر لکھنوی

خزاں کے دور میں کر لو حفاظت آشیانے کا
بہار آئے گی تو کچھ اور رنگ گلستاں ہوگا
نظر آئے گا ہر اک سمت سناٹا ہی سناٹا
نہ کوئی میہماں ہوگا نہ کوئی میزباں ہوگا

ادیب جاویدی

تو مجھے حیرت ناکام بتا دے اتنا
آہ اک زیست کے ہنگام کروں یا نہ کروں
پوچھتا ہے یہ مجھے گردش دوراں سے ادیب
زندگی وقف ہے مے و جام کروں یا نہ کروں

مضطرب لکھنوی

ہاں تم سے میں کچھ کہنے کو تھا بھول گیا ہوں
کچھ یاد نہیں آتا ہے کیا بھول گیا ہوں
اظہار تمنا بھی الفاظ عطا کر ! !
جو کہنا تھا ان سے بخدا بھول گیا ہوں
یہ ساز محبت بھی عجب چیز ہے مضطرب
میں اپنے ہی نغموں کی صدا بھول گیا ہوں

احسان کاکوروی

جب خانہ ساجبیں یہ فرزانے ہیں اور ہم
اک کش مکش میں قوت ایماں ہے اور ہم

ناصح سے کس طرح سے کریں ہم صنم کی بات
وہ تو غریب ایک مسلماں ہے اور ہم
جب حال پوچھتے ہیں ہمارا کبھی سے وہ
کہتا ہے دل حضور کا احساں ہے اور ہم

فیروز نظامی
چراغ بن کے رہا عمر بھر ستارے کے ساتھ
وہ اک فریب جو کھایا تھا اعتبار کے ساتھ
یہ راہ عشق ہے فیروز ہوش میں رہنا
یہاں پہ قافلے لوٹے گئے ہیں پیار کے ساتھ

ماہر لکھنوی
میں نے کہا مر جاؤں گا بے آپ کسی دن
کہنے لگے شرما کے یقیں ہم کو نہیں ہے
دنیا اور یہ جگہ مل گئی ماہر اپنی قسمت
اب خواہش فردوس بریں ہم کو نہیں ہے

نظم لکھنوی
مرے ماتھے پہ نقش داستاں ہے
زمیں آئینہ دار آسماں ہے
زمیں پہ پھول تارے آسماں پر!
مرا آنسو جہاں ہے ضو فشاں ہے

صائم سیدن پوری
مانا کہ ستاروں سے ہم دوش ہوئی تو کیا
جو تیرے نہ کام آئے اس زیست سے کیا حاصل
آغاز بھی طوفاں تھا انجام بھی طوفاں ہے
ڈوبے بھی سر ساحل ابھرے بھی سر ساحل

فرہاد لکھنوی
رقصی ہے رونق ہستی مسلسل رقص بسمل سے
کچھ اتنے مرنے والے مل گئے تقدیر قاتل سے

سماں وہ کس نے دیکھا ہے کسی میں مرنے والے کا
ڈبو بیٹھے جسے کر طوفاں دور پرے جا کے ساحل سے

ساقی کاکوروی
پینے کو میں دولت غم اور زیادہ
کھل جائے زمانے کا بھرم اور زیادہ
جو بات زمانے کے لئے وجہ خوشی تھی
روتے ہیں اسی بات پہ ہم اور زیادہ
آئی نہیں صیاد ابھی ہم میں حرارت
کچھ روز ابھی ظلم و ستم اور زیادہ

قادر صدیقی لکھنوی
دل مضمحل ہے ان کے خیالوں کے باوجود
اک سیل تیرگی ہے اجالوں کے باوجود
بدلا نہ جسم شوق کا کوئی بھی زاویہ!
گزرے جہنے زمانہ کی چالوں کے باوجود
ان کی وفا پہ آج بھی ایماں ہے مرا
اے وہم تیرے صدہا سوالوں کے باوجود

امتیاز ادیب لکھنوی
وہ حسیں آج کچھ اس طرح سے برہم ہے کہ بس
لیکن اے شوق یہ وہ حسن کا عالم ہے کہ بس
کھنچی جاتی ہے ہر اک لغزش دل مشعل راہ!
پھر بھی وہ سلسلۂ لغزش پیہم ہے کہ بس!
غنچہ و گل و انجم کا یہ بزم آرائی
میرے نزدیک وہ تنہائی کا عالم ہے کہ بس

ذکی کاکوروی
آسماں سے شب تاریک میں تارا ٹوٹا
آئی آواز کے دل پہ ہمارا ٹوٹا
اے ذکی جس کے سہارے تھی نوا پردازی
ساز دل کا وہی اک تار ہمارا ٹوٹا

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

حالاتِ وطن

دہلی کی خبریں :-

تنویر فاطمہ علویہ کی کامیابی :- حکیم الطاف علی مرحوم کی صاحبزادی تنویر فاطمہ علویہ ادیب ماہر کے امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئیں اس شاندار کامیابی پر ہم جملہ اعزا و اقرباء کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں موصوفہ دینیات کی معلمہ آئینہ گرلس ہائی اسکول دہلی میں ملازم ہیں۔

نتیجہ امتحان جامعہ اردو علیگڑھ :- شاخ کاکوری

امسال کل بیس طلبہ و طالبات تھے جس میں گیارہ شریکِ امتحان ہوئے تھے سات کامیاب ہوئے۔ جس میں ادیب میں پانچ سکنڈ ڈویژن اور ادیب ماہر میں دو تھرڈ ڈویژن آئے۔

ادیب :- محمد عثمان تھرڈ۔ ضیاء الرحمن خاں سکنڈ۔ محمد شہاب الدین سکنڈ۔ محمد غیب سکنڈ۔ معین الدین صدیقی سکنڈ۔

ادیب ماہر :- عبد القیوم تھرڈ۔ ظہیرہ خاتون تھرڈ۔

دہلی میں پر تکلف عصرانہ :- حکیم افتخار احمد علوی اور بیگم عارفہ افتخار صاحبہ نے ۱۵ر شوال بروز اتوار اپنی شادی کی تیسری سالگرہ کے سلسلے میں ایک پر تکلف عصرانہ دیا۔ اور ثریا عباسی صاحبہ نے خصوصی تحائف پیش کئے۔

اسی تقریب کے سلسلے میں ۵ بجے شب کو ایک بزمِ شاعرہ بھی منعقد ہوئی جس میں مقامی شعراء نے شرکت فرما کر اپنے خلوص و محبت کا اظہار کیا حضرت رمزؔ آفاقی گکوروی نے خصوصاً تہنیتی قطعات پیش کئے۔ جو درج ذیل ہیں۔

اللہ اللہ یہ جشنِ سالگرہ ! سب کے لب پر خوشی کی باتیں ہیں !
ایسی باتوں میں کیوں نہ لطف آئے ! یہ زندگی کی باتیں ہیں !

ہر برس پھر اسی انداز سے طرب سے اسے رمزؔ
منعقد دہر میں ہوتی رہے ذاتِ عسلوی

کس قدر خوب ہے یہ سالگرہ کا مفہوم
آج اونچا ہوا خورشید حیاتِ علوی

شامِ غالب : اردو کو اس کا حق دینے کا مطالبہ :-

۱۵ر فروری :- مرزا اسد اللہ خاں غالب کی یاد میں ایک ادبی نشست شامِ غالب ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ کی جانب سے نکہت اکثر روڈ لکھنؤ پر منعقد ہوئی۔

نشست میں سب سے پہلے ذاکر مرحوم حمید صدیقی کے انتقال پر ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا کہ ذاکر مرحوم کے انتقال سے اردو میں نعت گوئی کا ایک اہم ستون ختم ہو گیا۔

ایک دوسری تجویز رکن شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی ڈاکٹر شجاعت علی صاحب سندیلوی نے پیش کی جس میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ لسانی فیصلے کے موقع پر اردو کو نظر انداز نہ کرے۔ لاکھوں افراد کی اس یادداشت پر بھی فیصلہ کرے جو صدر جمہوریہ کو اردو کے سلسلے میں پیش کی گئی تھی اور اس طرح گذشتہ سترہ برس سے ہونے والی اردو کی حق تلفی کا مداوا کرے۔

ان تجاویز کے بعد ساجد صدیقی نے رسول اکرم کے حضور میں نعت کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اور نادم سیتاپوری نے غالب کی سماجیت کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا۔

آخر میں عمر انصاری۔ امین سلونوی۔ ساجد صدیقی۔ والی آسی۔ اور ساحر لکھنوی۔ شایاں رامپوری۔ اظہر لکھنوی۔ قمر سیوانی۔ احسان کاکوروی۔ رزمؔ کراچی۔ سہانی کاکوروی۔ شفیق شاہجہانپوری۔ حلیم لکھنوی۔ سرکار لکھنوی۔ ہزلی میں نواب حیدر علی۔ آفتاب لکھنوی اور چھٹ پٹ لکھنوی نے اپنے کلام سنائے۔

شرکاء میں حبیب احمد خاں خلیل۔ ناظر کاکوروی۔ یونس خالدی۔ عبد القوی دریاآبادی۔ عرفان لکھنوی۔ شجاعت علی۔ انصار حسین۔ سعادت علی۔ ابراہیم علوی احمد جمال پاشا وغیرہم۔

میزبانی اور شکریہ کے فرائض مولانا شمس علوی نے ادا کئے۔

چوریاں بڑھ رہی ہیں۔ ایک رات میں پانچ جگہ چوری

۲۱، ۲۲ر فروری کی شب میں کٹرہ بازار میں پانچ جگہ چوروں نے وارداتیں کیں دو جگہ سے کافی سامان لے گئے۔ مویشیوں کے اسپتال کے ڈاکٹر [illegible] صاحب

کے یہاں سے کافی سامان اٹھالے گئے اور تین صراحیوں بابو۔ رام اوتار
دبی کے یہاں حملہ کیا۔ دبی کے یہاں سے بہت زیادہ سامان وغیرہ اٹھالے
گئے۔ آخیر میں دو جگہ اور قفل شکنی سے اندر داخل ہوئے مگر کچھ لے نہ جا پائے
خیال ہوا کہ چار آدمیوں کی گرفتاری کے بعد چوریوں میں کمی ہو جائے
گی۔ اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے کہ نیا گروہ پروان چڑھ رہا ہے یا
باہر کا کوئی گروہ آگیا ہے جو وارداتیں کر رہا ہے۔

پولیس کو چوکنا ہونا چاہیے۔ حولدار صاحب ابھی نئے ہیں
ابھی یہاں کے عادی مجرموں سے ناواقف ہیں۔ کیا اقبال بہادر صاحب
انچارج تھانہ اس طرف توجہ کریں گے۔

کاکوری پولیس کا کارنامہ

مولوی سبحان علی صاحب کے یہاں کا سامان مل گیا

پچھلے دنوں سبحان علی صاحب کے یہاں زبردست چوری ہو گئی تھی۔
ساڑھے تین ہزار روپے ساریوں کے چور اٹھالے گئے تھے۔ پولیس سرگرم
تفتیش تھی۔ پہلے یہ خبر ملی کہ مال سنڈیلہ گیا۔ ساتھ ہی مخبر نے خبر دی کہ آدھا
مال موہان گیا۔ پولیس نے دو جگہ دبش دی۔ موہان سے پتہ چلا کہ مال لکھنؤ
فروخت ہونے گیا ہے۔ پولیس وہاں پہونچی۔ چار آدمی گرفتار کئے گئے
چھپا۔ کلو۔ یوسف، مشتاق۔ شاہین ملا۔ جو اصل مجرم ہے فرار ہے
تلاش ہو رہی ہے بہر حال ہزار روپے کے کل مال صدر روزنہ میں مل گیا
صرف پانچ ساریاں نہیں ملیں جو کہا جاتا ہے کہ فروخت ہو گئیں

دوسری طرف سنڈیلہ میں دبش دیکر کاکوری کا نامی چور رفیق
کے یہاں سے حافظ جلال محمد و تالاب کے یہاں کی کئی ماہ قبل کی
چوری کا سامان ٹرانسسٹر وغیرہ برآمد ہوا۔ یہ بہر نوع قابل تعریف ہیں
بابو اقبال بہادر صاحب سب انسپکٹر اور جدید حولدار چوکی کاکوری
پانڈے جی۔ انتہائی دوڑ دھوپ سے جنھوں نے اڑتالیس گھنٹے
دن رات ایک کر ڈالے۔

قصبہ میں آج چھ سات دن سے برابر چوریاں ہو رہی ہیں
کل رات میں دو جگہ نقب لگائی گئی مگر کامیاب نہ ہو پائے۔ ہم
حکام بالا سے درخواست کریں گے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ بڑی
کمی اور خرابی یہ ہے کہ چوکی پر صرف چار کانسٹبل اور ایک حولدار ہے
جو اتنے بڑے قصبہ کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔

علالتیں :۔

خان بہادر نظام الدین حیدر صاحب : خبر ملی ہے کہ موصوف کی
طبیعت اس طرف پھر زیادہ بگڑ گئی ہے۔ ایکسرے لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کھنہ صاحب
کو توجہ کیا گیا ابھی کسی خاص مرض کی تشخیص پر نہیں پہونچے ہیں۔ باری تعالیٰ
صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

منشی شکور علی صاحب۔ باوجود انجکشن اور دواؤں کا استعمال
ہو رہا ہے ہنوز زیادتی پیشاب میں اور کوئی خاص کمی نہیں ہو رہی ہے
ڈاکٹر فریدی صاحب سے پھر حال کہلوایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شدت
میں کمی فرمائے۔

چیچک : آج کل یہاں چیچک زوروں پر چل رہی ہے۔ ٹیکہ اگرچہ
لازمی قرار دیئے گئے ہیں۔ پھر بھی متعدد بچے مبتلا ہوئے ہیں۔ اور
ہو رہے ہیں۔

منور حاجی حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب کا صغیر سن بچہ اور
موصوف کی بچی ترنم دونوں کے چیچک نکلی مگر انشاء اللہ امکان ہے کہ اب دونوں
اچھے ہیں۔

فاتحہ شریف :۔

مولانا شاہ علی حیدر قلندر و شاہ حیدر علی قلندر قدس سرہ العزیز
حسب معمول ۱۰ شوال کو اسی تزک و احتشام سے ہوا۔

مجمع پہلے دن معمول کے مطابق رہا۔ مگر دوسرے دن محفل سماع میں
کم ہو گیا کیونکہ کوئی تعطیل ذمی نہ تھا باہر کے شرکا رات ہی میں کانپور
اور لکھنؤ واپس ہو گئے۔

دعوت ولیمہ کے متعلق ضروری تصحیح :۔

مصطفیٰ منزل گڑھ ابو تراب، خاں میں ۱۲ فروری کو سرکار ساجد میاں
صاحب کی خانہ آبادی کے سلسلے میں دعوت ولیمہ کی جو رپورٹ شائع ہوئی تھی

ہم نے بھی حاضرین کی اطلاع میں دوبارہ رپورٹ نقل کر دی تھی ورنہ حالانکہ
ہماری رپورٹ تفصیلی موجود تھی

معزز حاضرین حقیقت کی تصحیح آج ہمارے سامنے ہے۔ صرف بہت سے حضرات کے نام رہ گئے تھے مثلاً شفاء الملک حکیم خواجہ شمس الدین صاحب نواب سید حضور عالم صاحب۔ رئیس فخر الزماں صاحب ایڈوکیٹ۔ مرزا رضا حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ اقبال احمد صاحب ٹھیکیدار جنگلات۔ محمد صدیق صاحب ایڈوکیٹ۔ فاروق حسن صاحب ایڈوکیٹ اور امین علوزئی صاحب وغیرہ۔

دار المصنفین اعظم گڑھ (شبلی اکاڈمی) کی گولڈن جبلی

یہ گولڈن جبلی ۲۰ر ۲۱ر فروری کو اعظم گڑھ میں منائی گئی تھی جس میں لکھنؤ سے مہمان خصوصی کی حیثیت سے مفتی محمد رضا صاحب انصاری فرنگی محلی۔ سید افتخار احمد صاحب علوی کاکوروی چودھری محمد الیاس احمد صاحب ردولوی نے شرکت فرمائی۔ دوسرے دن لکھنؤ واپس آ گئے۔ اس جبلی میں شرکت کرنے والوں میں قابل ذکر حضرات میں سفیر سعودی عرب نائب سفیر سعودی عرب۔ ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان۔ مہارانی نس بیگم صاحبہ بھوپال۔ پروفیسر حبیب صاحب۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب۔ چیف منسٹر اتر پردیش سوچیتا کرپلانی نے شرکت فرمائی۔

پرنٹر و پبلشر:- ڈاکٹر سید احمد علوی
مالک کا نام:- سید احمد علوی
مقام اشاعت:- پریم گلی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ
مقام طباعت:- سرفراز قومی پریس لکھنؤ
ایڈیٹر کا نام:- سید احمد علوی تسنیم

(انتخاب مشاعرہ بقیہ صفحہ ۴)

نہال لکھنوی

ڈھونڈے سے بھی غمگسار محبت نہ مل سکے
لاکھوں کی بستیوں میں ہزاروں کے شہر میں

اس جرم میں بسر ہوئی کانٹوں میں زندگی
اک پھول چن لیا تھا بہاروں کے شہر میں

وہ محترم شراب ہے جن کے لئے حرام
اکثر ملے ہیں بادہ گساروں کے شہر میں

مسٹر لکھنوی

یہ بارہا ہوا ہے سڑک پر شاہراہ
ہے چلوں سے بچنے کا اوزار ٹریفک پو
نو سینلش کرے گا خدا بخشنے کے بعد
اور اک عرش پر کھیں گے گنہ گار ٹریفک پو

سرپٹ لکھنوی

اس دور کی ہے دوستی اندر سے کچھ باہر سے کچھ
ہوتی ہے جیسے رس بھری اندر سے کچھ باہر سے کچھ
دیکھا ہے اک آدمی اندر سے کچھ باہر سے کچھ
یعنی جناب شیخ جی اندر سے کچھ باہر سے کچھ
جب دوستوں کو غور سے دیکھا تو یہ عقدہ کھلا
ہے کمپنی کی کمپنی اندر سے کچھ باہر سے کچھ

نصیر کاکوروی

جلا کے تیس چل دیا ماں چیختی رہی
بیٹا لپٹا ہوا ہے گھٹنا سلائے جا
روداد میرے سن کے وہ بولا شب وصال
تو اپنا کام کر مرا بھیجا نہ کھائے جا

۲۶ر فروری ۶۳ء تک پاکستانی ڈاک اور خبریں موصول ہو سکیں

شادی خانہ آبادی

عزیز از جان احسان احمد سلمہٗ احسان کاکوروی (نامہ نگار خصوصی کراچی) کا عقد نکاح حمیرہ اشرف دختر چودھری انوار اشرف صاحب کے ساتھ چودھری صاحب کے دولت کدہ واقع بھیر منڈی گولہ گنج لکھنؤ میں ۲۴ فروری ۲۰۰۰ء مطابق ۱۸ شوال سنہ ۱۴۲۰ھ بروز چہارشنبہ بعد نماز عصر و مغرب بخیر و خوبی انجام پاگیا۔ نکاح مولانا مفتی محمد رضا صاحب فرنگی محلی نے پڑھا۔ ادارہ خصوصی نے شرکت کی۔ حکیم نثار احمد صاحب علوی ساقی کاکوروی نے بھائی کا جو سہرا کہا اور جس کو افتخار علی صاحب علوی نے اپنے طرز خاص میں بعد نکاح پڑھا ادارہ تہنیت مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور سہرا چھاپتا ہے۔ (ایڈیٹر)

نغمۂ مسرت

بتقریب شادی خانہ آبادی عزیز از جان احسان احمد علوی احسان کاکوروی از نثار احمد علوی

مسرت اور خوشی کا سر بسر پیغام ہے سہرا
بہار اس طرح آئی بن گیا گلفام ہے سہرا

ہر اک پی کر ہوا شاداں وہ رنگیں جام ہے سہرا
نشاط و شادمانی کا ہی گویا نام ہے سہرا

مبارک ہو تجھے احساں نوید عشرت رنگیں
سدا ملتی رہے جس سے یہ ایسا جام ہے سہرا

ہوا وہ لعل ہے گوہر کیونکر اک بہاراں ہے
بحمد اللہ حریف گردش ایام ہے سہرا

نہ کلفت ہے نہ حسرت ہے خدا کی وہ عنایت ہے
سحر ہر دم جلو میں ہے وہ رنگیں شام ہے سہرا

وہ جلوت ہو کہ خلوت ہو یکجا دوحسن و نکہت ہے
ہر لحظہ نوید عشرت و آرام ہے سہرا

دعا جس کی اثر کرنے خوش ہیں نے عمر بھر مانگی
رسول دوسرا تیرا ہی یہ انعام ہے سہرا

ترے حافظ چچا کی آرزوؤں کا ہے رکھوالا
دعاؤں سے یہ ماں کی ایک فیض عام ہے سہرا

نقی نے جس کو چاہا اور نصرت نے تمنا کی
خدا رکھے سدا قائم وہ خوش انجام ہے سہرا

عزیزہ درد کی جو تھی تمنا آج بر آئی
سعید آئی وہ ساعت بن گیا گلفام ہے سہرا

مبارک ہو بہن برکت خدا نے دن یہ دکھلایا
نسیم عشرت گل سے عجب خوش کام ہے سہرا

ترے سہرے کی ندرت میں کسی کی ہے جو رعنائی
تو عظمت اور فرحت کا بنا پیغام ہے سہرا

بڑھے گا افتخار و اقتدار شان زیبائی
کسی کی جان حیا رنگیں ادا کا نام ہے سہرا

یہی ہے اشتیاق ہر دم کہ تیری میں بلائیں لوں
کہ قسمت کا مری پیچ و جو صبح و شام ہے سہرا

چمن کا ذرہ ذرہ تیری خوش بختی پہ نازاں ہے
نثار ہو تار ہا تجھ پر جو بھائی کتنا شاداں ہے

اگر ہے کوئی ارماں تو یہی اب اس کا ارماں ہے
نہ دکھ ہو پیچھے تجھے کوئی کہ تو بھی اس کی ہی جاں ہے

الٰہی ہر قدم پر اک نوید سرخوشی آئے
بہ فیض مصطفےٰ اب سر بسجدہ زندگی آئے